حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

تبصرہ: صبیح ہمدانی

● توشۂ آخرت (اردو ترجمہ: زادالآخرۃ) مؤلف: حجۃ الاسلام امام محمد الغزالی مترجم: مولانا سید محمد اکبر ہاشمی
ضخامت: ۱۵۲ صفحات قیمت: درج نہیں ناشر: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، چوک فوّارہ ملتان

حضرت امام غزالی نور اللہ مرقدہٗ تاریخ اسلامی کی ایک عدیم النظیر، پرشکوہ شخصیت ہیں۔ آپ بجا طور پر اپنے زمانے کے امام اور مجدد تھے۔ ’’صاحب العصر‘‘ اور ’’عہد ساز‘‘ کے الفاظ اگر اساطینِ علم میں سے کسی کے لیے بولے جاسکتے ہیں تو امام موصوف بلاشبہ واشتباہ ان الفاظ کے حقیقی مصداق و مستحق ہیں۔

حضرت امام صاحب کا تجدیدی کارنامہ فکری محاذ پر ہونے والی باطل کی یلغار کا کامیاب مقابلہ ہے۔ حضرت الامام نے نہ صرف اسلامی نظریاتی بنیادوں کا دفاع کیا بلکہ اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر فتنۂ زمان پر ایسا حملہ کیا کہ حق (۱) نے باطل کے دماغ پر چوٹ لگائی اور باطل صدیوں کے لیے پسپا ہوگیا۔ حضرت الامام کے کارہائے نمایاں اپنی تجدیدی شان کی بدولت ایسے ہشت پہلو اور کثیر الجہت ہیں کہ تاریخ اسلامی اور تاریخ تجدید اسلامی کا ایک مستقل موضوع ہیں۔ تاہم ہمارے نزدیک حضرت الامام کے معارف کا سب سے روشن نکتہ یہ ہے کہ انھوں نے فکر اور عمل کے مابین تعلق کی وضاحت فرمائی اور اس کی علمی بنیادوں کو دریافت فرمایا۔ گویا امت کو اس بھولے سبق کی طرف توجہ دلائی کہ فکری یلغار کا مقابلہ صرف علمی اور نظریاتی بحثوں کے ذریعے نہیں ہوا کرتا بلکہ طرزِ زندگی اور عملی کیفیت کو اصل اہمیت حاصل ہے۔ اور اس سلسلے میں حضرت الامام نے بذاتِ خود عمل کی راہِ دشوار پر صد خار پر پابرہنہ بادپیمائی کی۔ گویا لسانِ حال سے فرمایا کہ وصولِ حق کا کوئی شارٹ کٹ نہیں ہوتا۔

حضرت الامام اپنے زمانے کے دنیوی معیارات کے لحاظ سے ترقی کے اوجِ ثریا کے نجم لامع تھے۔ مرکزِ ملت خلیفۃ المسلمین، امیر المومنین آنجناب کو عروس البلاد دار الخلافہ میں عالمِ اسلام کی مرکزی درس گاہ مدرسہ نظامیہ میں شیخ الجامعہ کے منصب پر فائز دیکھنا چاہتے تھے۔ آفاق میں آپ کی علمی شہرت کا ڈنکا بج چکا تھا۔ علماء وفضلائے معاصرین آپ کے تفوق اور برتری کے قائل تھے۔ دیکھا جائے تو آپ کو وہ سب کچھ حاصل تھا جس کی اس زمانے میں کوئی آرزومند آرزو کرسکتا تھا لیکن، اللہ تعالیٰ کو آپ سے کام لینا تھا۔ چنانچہ سب کچھ چھڑوا کے خالی ہاتھ جاہ ومنصب سے نکال کر خالص اپنے راستے پر چلایا۔ کامل دس برس تک حضرت الامام نے مجاہدہ وریاضت کے عزیمت والے رستے کو اختیار کرکے عبادات وذکر وفکر کے ذریعے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کی اور پھر وہ منزل آئی کہ اللہ نے آپ سے ایسی عظیم الشان خدمات لیں کہ رہتی دنیا تک انھیں بھلایا نہیں جاسکتا۔

یہ رسالہ حضرت امام صاحب کے دورِ آخر کی تصنیفات میں سے ہے۔ رسالہ کی وجہِ تالیف بتلاتے ہوئے امام

(۱) بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہٗ فاذا ھو زاھق.
بلکہ ہم حق کو پھینک کر باطل پر مارتے ہیں تو وہ اس کا دماغ پھوڑ دیتا ہے، اور پھر باطل چلا جاتا ہے۔ (القرآن، الانبیاء: ۱۸)